## 127398 - احرام كے وقت مشروط احرام نہيں باندھا اور مكہ نہ جانے ديا جائے اور واپس اپنے ملك جانے كى صورت ميں كيا حكم ہو گا

**سوال**

ميں نے مدينہ كے ميقات ذوالحليفہ سے احرام باندھا ليكن شرط نہ لگائى، اور ويزہ ختم ہونے كى بنا پر پوليس نے مكہ نہيں جانے ديا تو ميں اپنے ملك واپس آ گيا، اب مجھے يہ بتائيں كہ ميرے ذمہ كيا لازم ہوتا ہے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

جس شخص نے عمرہ يا حج كا احرام باندھا اور پھر كسى مانع كى بنا پر اسے بيت اللہ تك جانے سے روك ديا گيا اگر تو اس شخص نے احرام باندھتے وقت شرط لگائى اور " اللهم محلى حيث حبستنى " يعنى اے اللہ مجھے جہاں روك ديا گيا ميں وہاں حلال ہو جاؤنگا اس پر كوئى شئ نہيں ہوگى.

ليكن اگر اس نے احرام باندھتے وقت شرط نہ لگائى ہو تو وہ محصر شمار ہوگا اور جہاں اسے روك ديا گيا ہے وہ وہيں ايك بكرى ذبح كر كے حلال ہو جائيگا، چاہے وہ حرم كى حدود ميں ہو يا حرم كى حدود سے باہر حل ميں، اور وہ گوشت وہاں كے فقراء و مساكين ميں تقسيم كيا جائيگا يا پھر اسے حرم كے فقراء كو لے جا كر ديا جائيگا، پھر وہ حلق كرا كر يا بال چھوٹے كروا كے حلال ہو جائيگا.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم اللہ كے ليے حج اور عمرہ مكمل كرو، اور اگر تمہيں روك ديا جائے تو جو قربانى ميسر ہو كرو، اور اس وقت اپنے سر نہ منڈواؤ جب تك قربانى اپنے حلال ہونے كى جگہ نہ پہنچ جائے البقرة ( 196 ).

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اہل علم اس پر متفق ہيں كہ جب محرم شخص كو مشركين ميں سے يا كوئى اور دشمن روك دے اور اسے بيت اللہ تك نہ جانے دے اور وہ كوئى پرامن راستہ نہ پائے تو اسے احرام سے حلال ہونے كا حق حاصل ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے بالنص بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور اگر تمہیں روک دیا جائے تو جو قربانی میسر ہو کرو .

اور حدیث سے ثابت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ کے مقام پر روک دیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ قربانی کر کے سر منڈوا کر حلال ہو جائیں، چاہے کسی نے حج عمرہ کا باندھ رکھا تھا یا حج کا یا دونوں کا.

ہمارے امام ( امام احمد رحمہ اللہ ) اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہم اللہ کا قول یہی ہے....

اکثر اہل علم کے قول کے مطابق محصر شخص یعنی جسے روک دیا گیا ہو اس پر بطور ھدی جانور قربان کرنا ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تو اگر تمہیں روک دیا جائے تو جو قربانی میسر ہو .

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: مفسرین کے ہاں اس آیت کی تفسیر میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یہ آیت حدیبیہ کے موقع پر روک دیے جانے پر پر نازل ہوئی " انتہی

دیکھیں: المغنی ( 3 / 172 ).

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ حج تمتع کرنے والے پر قیاس کرتے ہوئے محصر شخص کے پاس قربانی نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے تو یہی اختیار کیا ہے کہ محصر شخص کے پاس اگر ھدی اور قربانی نہ ہو تو اس پر روزے لازم نہیں ہونگے، اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے احصار والی آیت میں اس کا ذکر نہیں فرمایا.

اور اس لیے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام کی حالت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ غریب و فقراء تھے، اور پھر حدیث میں یہ بھی وارد نہیں کہ جس کے پاس قربانی نہ تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دس روزے رکھنے کا نہیں کہا.

دیکھیں: الشرح الممتع ( 7 / 184 ، 185 ).

اس بنا پر اب آپ پر واجب ہے کہ آپ کسی شخص کو مکہ میں بکرا ذبح کر کے گوشت فقراء و مساکین کو تقسیم کرنے کا وکیل بنائیں، پھر آپ حلق یا قصرکروا کر حلال ہو جائیں.

حلال ہونے تك آپ كے ليے احرام كى ممنوعہ اشياء سے پرہيز كرنا ہوگى.

اور جہالت كے عرصہ ميں اگر كوئى ممنوعہ كام جہالت كى وجہ سے ہوا ہے تو آپ پر كچھ لازم نہيں ہوتا.

اور اگر آپ ہدى ذبح نہيں كر سكتے تو آپ حلق يا قصر كروا كر احرام سے حلال ہو جائيں.

واللہ اعلم .